نَسْنَا نرجو انجوا لکشیٰ
(۱۵) خَیْراً خَیْراً شرا شراً
شَیْئًا شَیْئًا حُزْنًا حُزْنًا
(۱۶) اِنَّ المولیٰ قدا نَذَرْنَا
اِنَّا نُحْشَرَ هذلاً بُهْمًا
(۱۷) نَسْتَا نَدْرِی مَا فَرَّطْنَا
فِیها الاَّ یومًا مِتْنَا
(۱۸) مَا مِنْ یَوْمٍ یمضی عَنَّا
الاَّ اَوَ هَن منا رُکْنَا
عَجِّلِ قَبْلَ الموت الوُزْنًا

کیا دنیا ایسی عمدہ ہے کہ تو اس پر للچاتا ہے
خیر کا انجام خیر اور شر کا انجام شر ہوگا
(دنیا میں جو کروگے) ہر بات کا بدلہ ملے گا غم کے کام کا بدلہ غم ملے گا
ہم کو مولا نے ڈرایا ہے
یوم حشر ہم ننگے ہوں گے کوئی ہمیں نہ پہچانے گا۔
دنیا میں جو کئے ہیں اس پر خوش نہ ہونا چاہیئے۔
اس کا حال اسی وقت معلوم ہوگا جب مریں گے۔
ہمارا کوئی دن ایسا نہیں گذرتا
جس میں ایک نہ ایک ہم سے نہ مرتا ہے
اپنی موت سے پہلے اپنے اعمال کا وزن کرنے میں عجلت کر
(کتاب امالی، کوکب دری، ریاض الشہادت)

خطبہ بغیر الف (خطبہ مونقہ)

یہ خطبہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے معجزات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس خطبہ میں اول تا آخر ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس میں الف ہو حالانکہ زبان عربی میں الف ایسا حرف ہے جو سب سے زیادہ مستعمل ہے۔

مطالب السؤل میں لکھا ہے کہ ایک روز رسول کریم اور چند اصحاب ایک مقام پر جمع تھے اور بحث شروع ہوئی کہ حروف تہجی میں کون سا حرف ایسا ہے جس کے بغیر کوئی جملہ پورا نہیں ہو سکتا اور الفاظ میں جس کا سب سے زیادہ استعمال ہو سب نے اتفاق کیا کہ الف کے بغیر کلام کرنا ناممکن ہے۔ اس محفل میں حضرت علی علیہ السلام بھی موجود تھے یہ سنتے ہی آپ نے فی البدیہہ یہ خطبہ ارشاد فرمایا:۔

حَمِدْتُ حَمْدَهٗ وَعَظُمَتْ
مِنَّتُهٗ وسبقته نعمته وسبقت غَضَبَهٗ
رَحْمَتُهٗ وتَمَّتْ کَلِمَتُهٗ ونَفَذَتْ مَشِیَّتُهٗ
وبَلَغَتْ حُجَّتُهٗ وَعَدَلَتْ قَضِیَّتُهٗ
حَمِدْتُهٗ حَمْدَ مُقِرٍّ بِرُبُوبِیَّتِهٖ متخضع
لعبودیته منفصل من خطیئته معترف

حمد کرتا ہوں میں اس کی جس کا احسان عظیم ہے اس کی نعمت وسیع و کامل ہے اور اس کی رحمت اس کے غضب پر سبقت رکھتی ہے اس کی حجت پہونچ چکی ہے اور اس کا فیصلہ مبنی بر عدل ہے۔
اس کی حمد اس طرح کرتا ہوں جس طرح اس کی ربوبیت کا اقرار کرنے والا اس کی عبودیت میں فروتنی کرنے

بتوحيده مستعيذ من وعيده

مؤمّل من ربّه مغفرة تنجيه يوم
يشغل عن فصيلته وبنيه ونستعينه
ونسترشده ونستهديه ونؤمن
به ونتوكّل عليه وشهدت له
تشهّد عبد مخلص موقن وفرّدته
تفريد مؤمن متيقّن ووحّدته توحيد
عبد مذعن ليس له شريك في ملكه
ولم يكن له وليّ سهيم في صنعه
جلّ عن مشير ووزير وعون ومعين
ونصير ونظير علم فستر وبطن فخبر
وملك فقهر وعصي فغفر وحكم
فعدل وتكرّم وتفضّل لم يزل
ولن يزول ليس كمثله شيء وهو قبل
كلّ شيء ربّ متعزّز بعزّته متفرّد
متمكّن بقوّته متقدّس بعلوّه متكبّر
بسموّه ليس يدركه بصر ولم
يحط نظر قويّ منيع بصير سميع
رؤوف رحيم عجز عن وصفه من
يصفه وضلّ عن نعته من عرفه
قرب فبعد وبعد فقرب يجيب
دعوة من يدعوه ويرزقه ويحبوه
ذو لطف خفيّ وبطش قويّ ورحمة
موسعة وعقوبة موجعة رحمته
جنّة عريضة مونقة وعقوبته

والا خطاؤں سے پرہیز کرنے والا اس کی توحید کا اعتراف کرنے والا اور اس کے قہر سے پناہ مانگنے والا کرتا ہے۔

اپنے رب سے مغفرت اور نجات کا امیدوار ہوں اس روز جب کہ ہر شخص اپنی اولاد اور عزیزوں سے بے پرواہ ہوگا ہم اس سے مدد و ہدایت چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لائے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ میں اس بندۂ خالص کی طرح گواہی دیتا ہوں جو اس کے وجود کا یقین رکھتا ہو اور مثل اس مومن کے جو اس کی وحدانیت کا یقین رکھتا ہو۔ اس کے ملک میں کوئی اس کا شریک اور اس کی کائنات میں کوئی اس کا ولی یا حصہ دار نہیں۔ اس کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس کا کوئی مشیر، وزیر مددگار، معین یا نظیر ہو۔

وہ سب کا حال جانتا ہے اور عیب پوشی کرتا ہے وہ باطن کی حالت سے واقف ہے اس کی بادشاہت سب پر غالب ہے۔ اگر گناہ کیا گیا تو وہ معاف کر دیتا ہے اور عدل کے ساتھ حکم دیتا ہے۔ وہ فضل و کرم کرتا ہے نہ اس کو کبھی زوال آیا نہ آئے گا اور کوئی اس کے مثل نہیں وہ ہر شئے کے پہلے سے پروردگار ہے وہ اپنی ہی عزت و بزرگی سے غالب ہے اور اپنی قوت سے ہر شے پر متمکن ہے اپنی عالی مرتبی سے مقدس ہے اپنی رفعت کی وجہ اس میں کبریائی ہے۔ نہ آنکھ اس کو دیکھ سکتی ہے نہ نظر اس کا احاطہ کر سکتی ہے وہ قوی، برتر، بصیر ہر بات کا سننے والا اور مہربان و رحیم ہے۔ جس شخص نے بھی اس کا وصف کرنا چاہا عاجز ہو گیا (نہ کر سکا) جس نے (اپنے فہم میں) اس کو پہچانا اس نے خطا کی وہ باوجود نزدیک ہونے کے دور ہے۔ اور دور ہونے کے باوجود قریب

حجبه ممدودة موبقة
وشهدت ببعث محمد رسوله و
عبده وصفيه ونبيه ونجيبه و
حبيبه وخليله بعثه في خير عصر
وحين فترة وكفر رحمة لعبيده
ومنّة لمزيده ختم به نبوته
وشيّد به حجته فوعظ ونصح وبلّغ
وكدح رؤف بكل مؤمن رحيم
سخي رضي ولي زكي عليه رحمة وتسليم
وبركة وتعظيم وتكريم من رب
غفور رحيم قريب مجيب وصيكم
معشر من حضرني بوصية ربكم
وذكّرتكم بسنة نبيكم فعليكم برهبة
تسكن قلوبكم وخشية تذري دموعكم
وتقية تنجيكم قبل يوم يبليكم
وتذهلكم
يوم يفوز فيه من ثقل وزن حسنته
وخفّ وزن سيئته ولتكن مسألتكم و
تملقكم مسألة ذل وخضوع وشكر و
خشوع بتوبة ونزوع وندم ورجوع
وليغتنم منكم كل مغتنم صحته
قبل سقمه وشبيبته قبل هرمه
وغناه قبل فقره وفرغته قبل
شغله وحضرته قبل سفره
وتهوّنه قبل تكسّر وتهرّم
وتمرّضه وتسقمه يملّه طبيبه و

ہے جو اس سے دعا کرتا ہے وہ قبول کرتا ہے۔ اور
روزی دیتا ہے اور محبت کرتا ہے وہ صاحب لطف
خفی ہے اس کی گرفت قوی ہے اور عنایت بہت بڑی ہے
اس کی رحمت وسیع ہے اس کا عذاب دردناک ہے اس کی
رحمت جنت ہے جو وسیع اور حیرت انگیز ہے اس کا عذاب
دوزخ ہے جو مہلک اور پھیلا ہوا ہے۔

گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد اس کے رسولؐ بندہ صفی
نبی محبوب دوست اور برگزیدہ ہیں ان کو ایسے وقت
مبعوث بہ رسالت کیا جبکہ زمانہ نبی سے خالی تھا اور کفر
کا دور دورہ تھا وہ اس کے بندوں پر رحمت ہیں مزید براں
اپنی نبوت کو ان پر ختم اور اپنی حجت کو مضبوط کر دیا۔
پس انہوں نے وعظ فرمایا اور نصیحت کی اور حکم خدا بندوں
کو پہنچایا اور ہر طرح کی کوشش کی وہ ہر مومن پر مہربان ہیں
وہ رحیم سخی اور اس کے پسندیدہ اور پاکیزہ ولی ہیں ان
پر خدا کی جانب سے رحمت وسلام، برکت وعظمت و
اکرام ہو جو بخشنے والا قریب اور دعا قبول کرنے والا ہے۔

اے حاضرین مجلس میں تمہیں تمہارے پروردگار کا
حکم سناتا ہوں جو مجھے پہونچا ہے اور وصیت کرتا ہوں
اور تمہیں تمہارے پیغمبر کی سنت یاد دلاتا ہوں۔ تمہیں
چاہیئے کہ خدا سے ڈرو تاکہ تمہیں اطمینان قلب حاصل
ہو اور خدا سے ایسا ڈرو کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو
جائیں اور ایسی پرہیزگاری اختیار کرو کہ جو تم کو نجات
دلائے قبل اس کے کہ آزمائش کا دن آجائے اور تم پریشانی
میں گم ہو جاؤ۔ اس روز وہی شخص رستگار ہوگا جس کے
ثواب کا پلہ بھاری اور گناہوں کا پلہ ہلکا ہوگا تم کو چاہیئے
کہ جب بھی اس سے دعا کرو تو بہت ہی عاجزی اور گڑگڑا

يُعرِضُ عَنْهُ حبيبُهُ وينقطع عُمرُهُ ويتغيَّرُ عقلُهُ

ثم قِيلَ مَوعوثٌ وجسمُهُ مَنهوكٌ ثُمَّ جُدَّ في نزعٍ شديدٍ وحضرهُ كل قريبٍ وبعيدٍ فشخصَ ببصرهِ وطمحَ نظرهُ ورشحَ جبينُهُ وعطفَ عِرنينُهُ وسكنَ حنينُهُ وجذبتْ نفسُهُ وبكتْهُ عِرسُهُ وحُفِرَ رمسُهُ ويُتِّمَ ولدُهُ

وتفرَّقَ عنهُ عددُهُ وقُسِّمَ جمعُهُ وذهبَ بصرُهُ وسمعُهُ ومُدِّدَ وجُرِّدَ وعُرِّيَ وغُسِّلَ ونُشِّفَ وسُجِّيَ وبُسِطَ لهُ وهُيِّئَ ونُشِرَ عليه كفنُهُ وشُدَّ منهُ ذقنُهُ وقُمِّصَ وعُمِّمَ ووُدِّعَ وسُلِّمَ وحُمِلَ فوقَ سريرٍ وصُلِّيَ عليه بتكبيرٍ بغيرِ سجودٍ وتعفيرٍ ونُقِلَ مِن دورٍ مزخرفةٍ وقصورٍ مشيَّدةٍ وحُجرٍ منجَّدةٍ وجُعِلَ في ضريحٍ ملحودٍ وضيقٍ مرصودٍ بلبنٍ منضودٍ مسقَّفٍ بجلمودٍ وهِيلَ عليه عفرُهُ وحُثِيَ عليه مدرُهُ وتحقَّقَ حذرُهُ ونُسِيَ خبرُهُ ورجعَ عنهُ وليُّهُ وصفيُّهُ ونديمُهُ ونسيبُهُ وحميمُهُ وتبدَّلَ بهِ قرينُهُ وحبيبُهُ فهو حشوُ قبرٍ ورهينُ قفرٍ يسعى بجسمهِ دودُ قبرهِ ويسيلُ صديدُهُ من منخرهِ يُسحقُ تربتُهُ لحمَهُ وينشفُ دمَهُ

کے توبہ اور خوشامد اور ذلت کے ساتھ کرو اور دل سے گناہوں کا خیال دور کر کے ندامت کے ساتھ خدا کی طرف رجوع ہو۔

تم کو چاہیئے کہ بیماری سے قبل صحت کو اور بڑھاپے سے پہلے جوانی کو فقر سے پہلے فراغ بالی کو اور سفر سے پہلے حضر کو اور کام میں مشغول ہونے سے پہلے فراغت کو غنیمت جانو ایسا نہ ہو کہ پیری آجائے اور تم سب کی نظروں میں ذلیل وخوار ہوجاؤ یا مرض حادی ہوجائے اور طبیب رنج میں مبتلا کرے اور احباب روگردانی کریں عمر منقطع ہوجائے اور عقل میں فتور آجائے۔

پھر کہا جاتا ہے کہ بخار کی شدت سے حالت خراب ہوگئی اور جسم لاغر ہوگیا۔ پھر جان کنی کی سختی ہوتی ہے اور قریب وبعید کا ہر شخص اس کے پاس آتا ہے اور اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں پتلیاں پھر جاتی ہیں پیشانی پر پسینہ آتا ہے ناک ٹیڑھی ہوجاتی ہے اور روح قبض ہوجاتی ہے اس کی زوجہ رونے پیٹنے لگتی ہے قبر کھودی جاتی ہے اور اس کے بچے یتیم ہوجاتے ہیں۔

اس کے علاوہ (یعنی ساتھی) متفرق ہوجاتے ہیں، اعضا شکستہ ہوجاتے ہیں اور بینائی وسماعت جاتی رہتی ہے پھر اس کو سیدھا لٹا دیتے ہیں اور لباس اتار کر غسل دیا جاتا ہے اور کپڑے سے جسم پونچھتے ہیں اور خشک کر کے اس پر ایک چادر ڈال دی جاتی ہے اور ایک بچھا دی جاتی ہے اور کفن لایا جاتا ہے اور اس کی ٹھڈی باندھ دی جاتی ہے اور قمیص پہنایا جاتا ہے اور عمامہ باندھ کر رخصت کر دیتے ہیں اور پھر جنازہ اٹھایا جاتا ہے اور بغیر سجدہ وتعفیر کے صرف تکبیر کے ساتھ اس پر نماز پڑھی ہی جاتی ہے آراستہ

بجنبيه ويرم عظمه حتّٰى يوم حشره فينشر من قبره

حين ينفخ في الصور ويدعى بحشر ونشور فثم بعثرت قبور وحصلت سريرة صدور وجيئ بكل نبي وصديق وشهيد وتوحد للفصل قدير بعبده خبير بصير فكم من زفرة تعنيه وحسرة تقضيه في موقف مهيل ومشهد جليل بين يدي ملك عظيم ولكل صغير وكبير عليم وحينئذ يلجمه عرقه ويحضره قلقه عبرته غير مرحومة وصرخته غير مسموعة وحجته غير مقبولة وبينت جريرته ونشر صحيفته فنظر في سوء عمله شهدت عليه عينه بنظره ويده ببطشه ورجله بخطوه وفرجه بمسه وجلده بلمسه فسلسل جيده خلت يده

وسيق يسحب وحده فورد جهنم بكرب وشدة فظل يعذب في جحيم ويسقى شربة من حميم تشوي وجهه وتسلخ جلده وتضربه زبنية لمقمع من حديد ويعود جلده بعد نضجه كجلد جديد يستغيث فتعرض عنه خزنة جهنم ويستصرخ فيلبث حقبة بندم

طلاکار اور مضبوط محلوں سے نفیس فرش والے گردوں سے لاکر اس کو تنگ لحد میں ڈال دیتے ہیں اور تہ بہ تہ اینٹوں سے قبر بنا کر پتھر سے پاٹ کر اس پر مٹی ڈال دی جاتی ہے اور ڈھیلوں سے پر کر دی جاتی ہے۔ میت پر وحشت چھا جاتی ہے مگر کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔ دوست و عزیز اس کو چھوڑ کر پلٹ جاتے ہیں اور سب بدل جاتے ہیں اور مردہ قبر میں پڑا رہتا ہے اور مٹی ہونے لگتا ہے اور اس کے بدن پر کیڑے دوڑتے پھرتے ہیں اس کی ناک سے پیپ بہنے لگتی ہے اور اس کا گوشت خاک ہونے لگتا ہے اس کا خون دونوں پہلوؤں میں خشک ہو جاتا ہے اور ہڈیاں بوسیدہ ہو کر مٹی ہونے لگتی ہیں وہ روز قیامت تک اسی طرح رہتا ہے یہاں تک کہ خدا پھر اس کو زندہ کر کے قبر سے اٹھاتا ہے۔

جب صور پھونکا جائے گا تو وہ قبر سے اٹھے گا۔ اور میدان حشر و نشر میں بلایا جائے گا اور اس وقت اہل قبور زندہ ہوں گے اور قبر سے نکالے جائیں گے اور ان کے سینہ کے راز ظاہر کئے جائیں گے اور ہر نبی‘ صدیق و شہید حاضر کیا جائے گا اور فیصلہ کے لئے رب قدیر جو اپنے بندوں کے حالات سے آگاہ ہے جدا جدا کھڑا کرے گا۔ پھر بہت سی آوازیں اس کو پریشانی میں ڈال دیں گی اور خوف و حسرت سے وہ لاغر ہو جائے گا اور اس بادشاہ عظیم کے سامنے جو ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو جانتا ہے ڈرتا ہوا حاضر ہو گا اس وقت گناہوں کی شرم سے اس قدر پسینہ بہے گا کہ منہ تک آجائے گا اور اس کو اس سے قلق ہو گا۔ وہ بہت کچھ آہ و فریاد کرے گا مگر کوئی شنوائی نہ ہو

نَعُوذُ بِرَبٍّ قَدِيرٍ مِنْ شَرِّ كُلِّ مضِرٍ وَ
نَسْئَلُهُ عَفْوَ مَنْ رَضِيَ عَنْهُ وَمَغْفِرَةَ
مَنْ قَبِلَهُ ؕ

فَهُوَ وَلِيُّ مَسْئَلَتِي وَمُنْجِحُ طَلَبَتِي فَمَنْ
زُحْزِحَ عَنْ تَعْذِيبِ رَبِّهِ جُعِلَ فِي
جَنَّتِهِ بِعِزَّتِهِ وَخُلِّدَ فِي قُصُورٍ
مُشَيَّدَةٍ وَمُلِّكَ بِحُورٍ عِينٍ وَحَفَدَةٍ وَ
طِيفَ عَلَيْهِ بِكُؤُوسٍ أُسْكِنَ حَظِيرَةَ قُدْسٍ
وَتَقَلَّبَ فِي نَعِيمٍ وَسُقِيَ مِنْ تَسْنِيمٍ
وَشَرِبَ مِنْ عَيْنٍ سَلْسَبِيلٍ وَمُزِجَ
لَهُ بِزَنْجَبِيلٍ مُخَتَّمٍ بِمِسْكٍ وَعَبِيرٍ
مُسْتَدِيمٍ لِلْمُلْكِ مُسْتَشْعِرٍ لِلسُّرُورِ وَيَشْرَبُ
مِنْ خُمُورٍ فِي رَوْضٍ مُغْدِقٍ لَيْسَ يُصَدَّعُ
مِنْ شُرْبِهِ وَلَيْسَ يُنْزَفُ لُبُّهُ
هٰذِهِ مَنْزِلَةُ مَنْ خَشِيَ رَبَّهُ وَحَذَّرَ
نَفْسَهُ مَعْصِيَتَهُ وَتِلْكَ عُقُوبَةُ
مَنْ جَحَدَ مَشِيَّتَهُ وَسَوَّلَتْ لَهُ
نَفْسُهُ مَعْصِيَتَهُ فَهُوَ قَوْلٌ فَصْلٌ وَ
حُكْمُهُ عَدْلٌ وَخَيْرُ قَصَصٍ قُصَّ وَ
وُعِظَ بِهِ نَصُّ تَنْزِيلٍ مِنْ حَكِيمٍ
حَمِيدٍ نَزَلَ بِهِ رُوحُ قُدُسٍ مُبِينٍ
عَلٰى قَلْبِ نَبِيٍّ مُهْتَدٍ رَشِيدٍ صَلَّتْ
عَلَيْهِ رُسُلٌ سَفَرَةٌ مُكْرَمُونَ بَرَرَةٌ
عُذْتُ بِرَبٍّ عَلِيمٍ رَحِيمٍ كَرِيمٍ
مِنْ شَرِّ كُلِّ عَدُوٍّ لَعِينٍ رَجِيمٍ فَلْيَتَضَرَّعْ
مُتَضَرِّعُكُمْ وَلْيَبْتَهِلْ مُبْتَهِلُكُمْ وَلْيَسْتَغْفِرْ

گی اور اس کے سب گناہ ظاہر کر دیتے جائیں گے اور اس کا نامۂ اعمال پیش کیا جائے گا پس وہ اپنے اعمال بد کو دیکھے گا اور اس کی بدنظری کی اور ہاتھ بیجا مارنے کی اور پاؤں (برے کام کے لیئے) جانے کی اور شرم گاہ بدکاری کی اور جلد مَس کرنے کی گواہی دیں گے۔ پس اس کی گردن میں زنجیر ڈال دی جائے گی اور مشکیں باندھ دی جائیں گی۔

پھر کھینچ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور وہ روتا پیٹتا داخل جہنم ہوگا۔ جہاں اس پر سخت عذاب کیا جائے گا۔ جہنم کا کھولتا ہوا پانی اس کو پینے کو ملے گا جس سے اس کا منہ جل جائے گا۔ اور کھال نکل جائے گی۔ فرشتے آہنی گرزوں سے اس کو ماریں گے اور کھال نکل جائے گی۔ فرشتے آہنی گرزوں سے اس کو ماریں گے اور کھال اڑ جانے کے بعد نئی کھال پھر پیدا ہوگی وہ بہت کچھ آہ و فریاد کرے گا مگر خزانۂ جہنم کے فرشتے اس کی طرف سے منہ پھیر لیں گے۔ اسی طرح ایک مدت دراز تک وہ عذاب میں مبتلا اور نادم رہے گا اور استغاثہ کرتا رہے گا۔

میں پروردگار قدیر سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ مجھے ہر مضر شئے کے شر سے محفوظ رکھے اور میں اس سے ایسی معافی کا خواستگار ہوں جیسے اس نے کسی شخص سے راضی ہو کر اس کو عطا کی ہو اور ایسی مغفرت چاہتا ہوں جو اس نے قبول فرمائی ہو۔

پس وہی میری خواہشیں پوری کرنے والا اور مطلب کا بر لانے والا ہے جو شخص مستحق عذاب نہیں ہے وہ بہشت کے مضبوط محلوں میں ہمیشہ رہے گا اور حور عین و خادم اس کی ملک ہوں گے جام ہائے کوثر

كُلُّ مَرْبُوبٍ مِنْكُمْ لِيْ وَلَكُمْ وَحَسْبِيَ رَبِّيْ وَحْدَهٗ

سے سیراب ہو گا اور خطیرۂ قدس میں مقیم ہو گا۔ نعمت ہائے بہشت میں متصرف رہے گا اور نہر تسنیم کا پانی پیے گا اور چشمہ سلسبیل سے جس میں سونٹھ ملی ہوئی ہے اور مشک و عنبر کی مہر لگی ہوئی ہے سیراب ہو گا اور وہاں کا دائمی مالک ہو گا وہ معطر شراب پیتے گا مگر اس سے خمار ہو گا اور نہ حواس میں فتور یہ منزلت اس شخص کی ہے جو خدا سے ڈرتا اور گناہوں سے بچتا ہے اور وہ عذاب اس شخص کے لئے ہے جو اپنے خالق کی نافرمانی کرتا اور خواہشات نفسانی سے گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے بس یہی قول فیصل اور عادلانہ حکم ہے اور بہترین قصہ و نصیحت ہے جس کی صراحت خداوند حکیم و حمید نے اس کتاب میں فرمائی ہے جو روح القدس نے ہدایت یافتہ راست باز پیغمبر کے قلب پر نازل کیا میں پروردگار علیم و رحیم و کریم سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ مجھ کو ہر دشمن لعین و رجیم کے شر سے بچائے بس اس کی بارگاہ میں عاجزی کرنے والوں کو چاہیئے کہ عاجزی کریں اور دعا کرنے والے دعا کریں اور تم میں سے ہر شخص میرے اور اپنے لئے استغفار کرے میرا پروردگار تنہا میرے لئے بس ہے۔ (شرح نہج البلاغہ ج ۴)

نوٹ: یہ خطبہ ان کتب میں بھی مرقوم ہے۔ جمع الجوامع (سیوطی) کفایت الطالب۔ محمد بن مسلم شافعی، کشف الغمہ اس کے رجال میں ابوالحسن الخلال۔ احمد بن محمد ثابت بن بندار، جری بن کلب وغیرہ ہیں ۴۳۲ھ سے ۶۳۴ھ تک یہ خطبہ جامعہ دمشق کے درمیان ادبیہ عربیہ میں شریک تھا۔

خطبۂ بلا نقطہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْمَحْمُوْدِ الْمَالِكِ الْوَدُوْدِ مُصَوِّرِ كُلِّ مَوْلُوْدٍ وَمَآلِ كُلِّ مَطْرُوْدٍ سَاطِحِ الْمِهَادِ وَمُوَطِّدِ الْاَوْطَادِ وَمُرْسِلِ الْاَمْطَارِ

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جو بادشاہ ہے حمد کردہ مالک ہے محبت کرنے والا ہر مولود کا مصور اور ہر ٹھکرائے ہوئے کی بازگشت ہے۔ فرش زندگی کا بچھانے والا پہاڑوں کا قائم کرنے والا بارش کا بھیجنے والا اور سختیوں کا آسان کرنے والا

وَمُسَهِّلِ الْاَوْطَارِ عَالِمِ الْاَسْرَارِ
وَمُدْرِكِهَا وَمُدَمِّرِ الْاَمْلَاكِ
وَمُهْلِكِهَا وَمُكَوِّرِ الدُّهُوْرِ
وَمُكَوِّرِهَا وَمُوْرِدِ الْاُمُوْرِ وَمُصْدِرِهَا
عَمَّ سَمَاحُهُ وَكَمُلَ رُكَامُهُ وَهَمَلَ
وَطَاوَعَ السُّؤَالَ وَالْاَمَلَ وَاَوْسَعَ
الرَّمَلَ وَاَرْمَلَ اَحْمَدُهُ حَمْدًا اَحْمَدُ
وُدًّا مَدَاهُ وَاُوَحِّدُهُ وَحَّدَهُ الْاَوَّاهُ
وَهُوَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ لِلْاُمَمِ سِوَاهُ
وَلَا صَادِعَ لِمَا عَدَّلَهُ وَسَوَّاهُ اَرْسَلَ
مُحَمَّدًا عَلَمًا لِلْاِسْلَامِ وَاِمَامًا لِلْحُكَّامِ
وَمُسَدِّدًا لِلرَّعَاعِ وَمُعَطِّلًا اَحْكَامَ
وُدٍّ وَسُوَاعٍ اَعْلَمَ وَعَلَّمَ وَحَكَمَ
وَاَحْكَمَ وَاَصَّلَ الْاُصُوْلَ وَمَهَّدَ وَ
اَكَّدَ الْمَوْعُوْدَ وَاَوْعَدَ اَوْصَلَ اللّٰهُ
لَهُ الْاِكْرَامَ وَاَوْدَعَ رُوْحَهُ السَّلَامَ
وَرَحِمَ لَهُ وَاَهْلَهُ الْكِرَامَ مَا لَمَعَ
آلٌ وَمَلَعَ وَآلٌ وَطَلَعَ هِلَالٌ وَسُمِعَ
اِهْلَالٌ اِعْلَمُوْا رَعَاكُمُ اللّٰهُ اَصْلِحُوا
الْاَعْمَالَ وَاسْلُكُوْا مَسَالِكَ الْحَلَالِ وَ
اطْرَحُوا الْحَرَامَ وَدَعُوْهُ وَاسْمَعُوْا
اَمْرَ اللّٰهِ وَعُوْهُ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ
وَرَاعُوْهَا وَعَاصُوا الْاَهْوَاءَ وَارْدَعُوْهَا
وَصَاهِرُوْا اَهْلَ الصَّلَاحِ وَالْوَرَعِ وَ
صَارِمُوْا رَهْطَ اللَّهْوِ وَالطَّمَعِ وَ
مَصَاهِرُكُمْ اَطْهَرُ الْاَحْرَارِ مَوْلِدًا

ہے وہ اسرار کا جاننے والا مدرک اور ملکوں کا برباد کرنے والا اور زمانوں کا گردش دینے والا ان کا لوٹانے والا اور امور کا مورد و مصدر ہے اس کی سخاوت عام ہے اور اس کا انتظام کامل ہے۔ اس نے مہلت دی ہے اور سوال و امید میں مطاوعت پیدا کی ہے اور رمل و ارمل کو وسعت دی۔

میں اس کی حمد کرتا ہوں ایسی حمد کہ جو طویل ہے اور اس کی توحید بیان کرتا ہوں جیسا کہ اس کی طرف رجوع ہونے والوں نے بیان کیا ہے۔ وہی وہ خدا ہے کہ امتوں کا اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ کوئی اس شخص کا بگاڑنے والا نہیں جس کو اس نے درست کیا ہو اس نے محمدؐ کو اسلام کا علم اور حکام کا امام زیادتیوں کا روکنے والا اور ود اور سواع (دونوں بت ہیں) کے احکام کو باطل کرنے والا بنا کر بھیجا اس نے تعلیم دی اور حکم دیا اور اصولوں کو مقرر کیا اور ہدایت کی وعدہ وفائی کی تاکید کی اور اللہ نے اکرام کو اس کے ساتھ متصل کر لیا اور ودیعت کی روح کو سلامتی کے ساتھ اور اس پر رحم اور اس کے اہل بیت کو مکرم کیا۔ جب تک سراب کی چمک باقی ہے اور چاند روشن ہے۔ اور ہلال کو دیکھنے والا استتار ہے، جان لو خدا تم سے رعایت کرے تمہارے اعمال کی اصلاح کرے حلال کے راستوں پر گامزن رہو اور حرام کو ترک کرو اور حکم خدا کو مانو اس کی حفاظت کرو اور صلۂ رحم کرو اور صلۂ رحم کرو اور اس کی رعایت کرو اور خواہشات کی مخالفت کرو ان کو چھوڑ دو اور نیکو کاروں کی مصاحبت اختیار کرو، لہو و لعب اور لالچیوں سے جدائی اختیار کرو۔

وَاَسْوَاهُمْ سُوْدَدًا وَاَحْلَاهُمْ مَوْرِدًا
وَحَرَّمُوْا اُمَّهَاتِکُمْ وَحَلَّ حَرَمَکُمْ مَلَکَ
عَرُوْسَکُمْ الْمُکَرَّمَ وَمَاهِرًا نَّهَا کَمَا
مَهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اُمَّ سَلَمَهْ وَهُوَ اَکْرَمُ
صِهْرًا اَوْدَعَ الْاَوْلَادَ وَمَلَکَ مَا
اَرَادَ وَمَا سَهَا مَمَّلِکُهٗ وَلَا وَهِمَ
وَلَا دَکِیْنَ مُلَاحِمُهٗ وَلَا وَصِمَ اَسْئَلُ
اللّٰهُ لَکُمْ اِحْمَادَ وَصَالِهٖ وَدَوَامَ
اِسْعَادِهٖ وَاَلْهَمَ کُلًّا اِصْلَاحَ
حَالِهٖ وَالْاِعْدَادَ لِمَا لِهٖ وَمَعَادِهٖ
وَلِهٖ وَمَعَادِهٖ وَلَهُ الْحَمْدُ وَالسَّرْمَدُ
وَالْمَدْحُ بِرَسُوْلِهٖ اَحْمَدَہٗ

تمہارے ہم صحبت لوگ معاملات کی حیثیت سے
پاک و پاکیزہ ہوں اور سرداری کی حیثیت سے منتخب
ہوں اور
بحیثیت میزبان کے شیریں بیان ہوں اور آگاہ ہو کہ اسی
نے حرام کیا ہے تمہاری ماؤں کو اور حلال کیا ہے تمہاری
بیویوں کو اور مالک بنایا ہے تم کو تمہاری مکرم دلہنوں
کا اور بنایا ہے تم کو ان کا مہر دینے والا جیسا کہ رسول اللہ
نے ام سلمہ کا مہر ادا کیا۔ وہ خسر کی حیثیت سے بزرگ ترین
ہستی ہیں انہوں نے اولاد چھوڑی اور مالک بنایا ہر اس
چیز کا جو انہوں نے چاہا اس مالک بنانے والے نے نہ ہی
سہو کیا اور نہ وہم و غفلت میں اللہ سے تمہارے لئے
سوال کرتا ہوں کہ ان کے وصال کی اچھائیاں تمہیں
ملیں اور ان کی سعادت کی مداومت حاصل ہو اور
کل کے لئے اصلاح حال کی اور اس کے مآل و معاد
کے سامان کے لئے یعنی اس کی دنیا و آخرت کی بہبودی کے لئے خواہش کرتا ہوں حمد و ہمیشگی اسی کے لئے ہے اور
مدح اس کے رسول کے لئے ہے جس کا نام احمدؐ ہے۔

خطبہ بوقت تزویج جناب سیّدہ علیہا السّلام

جناب سیّدہ کی شادی کے وقت رسالت مآب صلعم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اس کے بعد حضرت علیؑ سے
فرمایا کہ یا علیؑ تم بھی ایک خطبہ کہو۔ پس حضرت علیؑ نے فرمایا۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شُکْرًا لِاَنْعُمِهٖ وَاَیَادِیْهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَهَادَةً تَبْلُغُهٗ وَتُرْضِیْهِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُزْلِفُهٗ وَتُحْظِیْهِ وَالنِّکَاحُ مِمَّا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهٖ وَرَضِیَهٗ وَمَجْلِسُنَا هٰذَا قَضَاءُ اللّٰهِ وَاَذِنَ فِیْهِ وَقَدْ زَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِبْنَتَهٗ فَاطِمَةَ وَجَعَلَ صِدَاقَهَا دِرْعِیْ هٰذَا وَقَدْ رَضِیْتُ بِذٰلِکَ فَاسْئَلُوْهُ وَاشْهَدُوْا۔"

(ناسخ التواریخ صفحہ ۶۰)

ترجمہ: خدا کا شکر ہے اس کی نعمتوں اور پلٹ پلٹ کر آنے والی عنایتوں پر کوئی اللہ نہیں سوائے اس اللہ کے میں ایسی شہادت دیتا ہوں جو تجھ تک پہونچ سکے اور تو اس سے راضی ہو جائے اور محمدؐ کو قرب و وصل عطا فرمائے۔ اور ان کا احاطہ کرے۔ یہ نکاح وہ ہے جس کے لئے خداوند عزوجل نے حکم دیا ہے اور اس سے راضی ہوا ہے اور ہماری اس مجلس کا انعقاد خدا کے حکم سے ہے جس کی اس نے ہم کو اجازت دی ہے اور رسول اللہؐ نے اپنی صاحبزادی فاطمہؑ کو میری زوجیت میں دیا ہے اور ان کا مہر میری اس زرہ کو قرار دیا ہے۔ جس پر میں رضامند ہوں پس جو چاہتے ہو سوال کر لو اور گواہ رہو۔
(بحر المعارف)

وجود منبسط

جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

انّ خلافة الحقيقة المحمدية صلّى الله عليه وآله هى قطب الاقطاب ولمّا تقرّر عند اهل الذوات انّ لكلّ اسم من اسمآء الالهيّة صورة فى العلم مسمّاته بالمهيّة والعين الثابتة وانّ لكلّ واحد منها صورة خارجية مسمّاة بالمظاهر والموجودات العينيته و ان تلك الاسمآء ارباب تلك المظاهر وهى مربوباتها ومنه الفيض والاستمداد على جميع الاسمآء وحينئذ نقول ان تلك الحقيقت هى التى برزت بصورة العوالم كلّها باسم الرّبّ الظاهر فيها الّذى هو رب الارباب

بہ تحقیق کہ حقیقت محمدیہ کی خلافت قطب الاقطاب ہے اور چونکہ یہ اہل ذوات کے پاس ثابت ہے کہ اللہ کے اسماء میں سے ہر اسم کے لئے علم میں ایک صورت ہے جو ماہیت اور عین ثابتہ کے نام سے موسوم ہے اور بہ تحقیق کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک صورت خارجی ہے جو مظاہر اور موجودات عینیہ کے نام سے موسوم ہے اور یہ اسماء ان مظاہر کے رب ہیں اور یہ مظاہر ان سے پلنے والے ہیں اور اسی سے تمام اسماء کو فیض و مدد پہنچتی ہے اور اس وقت ہم کہتے ہیں کہ یہ وہ حقیقت ہے جو رب ظاہر کے نام سے تمام عالمین کی صورت میں ظاہر ہوتی اس میں وہ ہستی ہے جو رب الارباب ہے اس لئے کہ وہ ان مظاہر میں ظاہر ہے پس اس کی صورت خارجیہ جو عالم کی صورتوں کے لئے مناسب ہے مظہر ہے اسم ظاہر کی اس سے عالم کی صورتوں نے تربیت پائی اور اس کے باطن سے عالم کے باطن نے تربیت پائی کیونکہ وہ اسم اعظم کا مالک ہے اور اس کے لئے ربوبیت مطلقہ ہے اسی لئے خدا نے فرمایا وہ

لانّها هی الظاهرۃ فی تلک
المظاهرۃ فصورتها الخارجیّة
المناسبة لصور العالم التی هی
مظهر الاسم الظاهر ترب صور
العالم وبباطنها تربّ باطن
العالم لانه صاحب الاسم
الاعظم وله الرّبوبیّة
المطلقة وهٰذا قال تعالیٰ
هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ
ودین الحق لیظهره علی الدین
کله خصصت لفاتحة الکتاب
وخواتیم البقرۃ وهی مصدرۃ
بقوله صلی اللّٰه علیه وآله الحمد
لِلّٰهِ ربّ العالمین فجمیع عوالم
الاجسام والارواح کلّها مربوبة
لهَا وَهٰذِهِ الرّبوبیّة انّما لها
من جهة حقیقتها لا من
جهة بشریّتهَا فانّها من
تلک الجهة عبدٌ مربوب محتاج
الیٰ ربّها کما نبّه سُبحانه علی
هٰذه الجهة بقوله قل انّما
انا بشر مثلکم یوحی الیّ وبقوله
ولمّا قام عبد اللّٰه یدعوه فسمّاه
عبد اللّٰه تنبیها علیٰ انّهٗ مظهر
لهذا الاسم دون اسم اخر ونبّه

وہی ذات ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین
حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر ظاہر کرے
اور اسی لئے رسول خداؐ نے فرمایا کہ میں فاتحہ کتاب
سے اور سورہ بقرہ کی آخری آیات سے مخصوص کیا گیا
ہوں اور یہی مقام صدور ہے۔ ارشاد رسولؐ سے
یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تمام حمد اللہ کے لئے ہے جو پالنے
والا ہے۔ عالمین کا پس تمام عوالم اجسام و ارواح
اس سے پلتے ہیں اور یہ ربوبیت اس کی حقیقت کی
وجہ ہے نہ کہ اس کی بشریت (ظواہر) کی وجہ پس اس
وجہ سے کہ وہ ایک بندہ ہے جو پلتا ہے اور اپنے
رب کا محتاج ہے جیسا کہ اللہ نے اس جہت میں
اپنے قول سے تنبیہ کی ہے کہ کہدو کہ میں تمہارے
مثل بشر ہوں یعنی (بظاہر) مگر مجھ پر وحی نازل
ہوتی ہے۔ اور اپنے اس قول سے کہ جب بندہ
خدا کھڑا ہو کر اس کو پکارتا ہے تو اس کا نام اس بات
پر تنبیہ کرنے کے لئے کہ وہ اسی اسم کا مظہر ہے نہ
کہ کسی اور کا اس کا نام عبداللہ رکھا اور اپنی جہت
کی طرف تنبیہ کیا بقول اے رسولؐ تم نے نہیں پھینکا
بلکہ اللہ نے پھینکا۔ پس اللہ نے اس پھینکنے کو اپنے پھینکنے
کی طرف منسوب کر کے سند دے دی اور اس
ربوبیت کا تصور نہیں کیا جا سکتا مگر ہر حقدار کو اس
کا حق عطا کرنے کے ساتھ اور اس عالم کو ہر اس چیز
کا فیض پہنچانے کے ساتھ جس کا یہ محتاج ہے اور یہ
معیت ممکن نہیں مگر قدرت تامہ اور تمام صفات الٰہیہ
کے ساتھ۔ پس کل اسماء جو حسب استعداد

www.hubeali.com admin@hubeali.com

على الجهة الاولى بقوله وما
رميت اذ رميت ولكن الله رمى
فاسند رميه الى الله ولا يتصوّر
هٰذه الربوبية الا باعطاء كل
ذى حق حقه و افاضة جميع
ما يحتاج اليه العالم وهذا
لمعنى لا يمكن الا بالقدرة التامة
والصفات الالٰهيّة جميعًا فله كل
الاسماء يتصرّف بها فى العالم على
حسب استعداداتهم ولمّا كانت
هٰذه الحقيقة مشتملة على
الجهتين الالٰهيّة والعبوديّة
لا يصح لها ذلك اصالة بل تبعية
وهى الخلافة فلها الاحياء والاماتة
واللطف والقهر والرّضا والسخط و
جميع الصفات المتصرف فى
العالم وفى نفسها و بشريتها
ايضًا۔ لانها منه وبكائه وجزعه
وضيق صدره لا يتانى ماذكرناه
بعض مقتضيات ذاته وصفاته
ولا يعزب عن علمه مثقال ذرة
فى الارض ولا فى السماء من حيث
مرتبة وان كان يقول انتم
اعلم بامور دنياكم من بشريته
والحاصل ان ربوبية للعالم بالصفات
الالٰهيّة التى من حيث مرتبة

اس عالم میں متصرف ہیں اسی کے ہیں اور چونکہ یہ
حقیقت دو جہتوں یعنی جہت الٰہیہ اور جہت عبودیت
پر مشتمل ہے یہ اس کے لئے اصالتاً صحیح نہیں ہے
بلکہ تبعیتاً صحیح ہے (یعنی اللہ نے یہ ان کے تابع کر دیا ہے)
اور یہی وہ خلافت ہے جیسے زندہ کرنا مارنا، لطف وقہر
رضا وغصہ اور تمام صفات جو عالم میں متصرف ہیں اور جو
اس کے نفس و بشریت میں ہیں حاصل ہیں۔
ایضاً۔ کیونکہ وہ حقیقت اللہ کی طرف سے ہے۔
ان کا گریہ وجزع وفزع اور ان کے سینے کا تنگ ہونا
جو کچھ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے اس کی نفی نہیں کرتا اس لئے
کہ یہ ان کی ذات کی مقتضیات وصفات ہیں اس کے علم
سے زمین و آسمان میں ذرہ برابر بھی کوئی چیز مرتبہ کی
حیثیت سے اس سے پوشیدہ نہیں اگرچہ کہ یہ کہا جاتا ہے کہ
تم بشریت میں امور دنیا میں سب سے بڑے عالم ہو
اس سے یہ حاصل ہوا کہ عالم کے لئے ربوبیت صفات
الٰہیہ کے ساتھ ہے جو بحیثیت مرتبہ کے ہے اور اس
کا عجز و انکسار اور تمام وہ چیزیں جو نقائص امکانیہ کی
وجہ اس کے لئے لازم ہیں بشریت کی حیثیت سے حاصل
ہیں اور اس کے عالم سفلی کی طرف بھیجے جانے کی وجہ سے
ہیں تاکہ اس کے ظواہر کے ساتھ اس کے عالم باطنی کے
خواص محیط رہیں پس وہ بحر ربوبیت اور عالم ناسوت کے
مقام اتصال ہیں اور دونوں عالمین کے مظہر ہیں۔
کمال اسی کے لئے ہے جیسا کہ اس کا عروج اصلی
مقام کی طرف اس کا کمال ہے پس آخری اعتبار سے
نقائص کمالات ہیں اس کو وہی جانتا ہے جس کا
قلب نور الٰہی سے منور ہو چکا ہو۔ اہل اشارہ نے کہا

وعجزه ومسکنة وجمیع ما یلزمه من النقائص الامکانیة من حیث بشریة الحاصلة من التقید والتنزل فی العالم السفلی یحیط بظاهره خواص العالم الباطن فیصیر مجمع البحرین ومظهر العالمین نزدلهٔ

ایضًا :- کمال له کمان عروجه الی مقام الاصلی کمال فالنقایص کمالات باعتبار اخر لیعرفها من تنور قلبه بالنور الالهی وقد قال اهل الاشارة ان جمیع المظاهر الکلیة الآفاقیة والانفسیة راجع الی الاسماء الثلثة التی فی بسم الله الرحمن الرحیم وحروف البسملة تسعة عشر حرفا فوقع ترتیب العالم علی تسع عشر مرتبة العقل الاول والنفس الکلیة والافلاك التسعة والعناصر الاربعة والموالید الثلثة والانسان الکامل الجامع لکلها فاذا تلثة رجعت الی العقل الاول والنفس والجسم وهی الجبروت والملکوت والملك وهی النبوة والرسالة والولایة وهی وهی الشریعة والطریقة والحقیقةٔ

کہ تمام آفاق وانفس کے مظاہر تین اسماء کی طرف لوٹتے ہیں جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہیں اور بسم اللہ کے انیس حروف ہیں۔ پس عالم کی ترتیب انیس مرتبوں پر واقع ہوئی ہے۔ یعنی عقل اول، نفس کلیہ، نو افلاک، عناصر اربعہ، موالید ثلاثہ (جمادات، نباتات، حیوانات) اور انسان کامل جو جامع ہے۔

ان تمام چیزوں کا پس یہ تین عقل اول نفس اور جسم کی طرف لوٹتے ہیں وہ جبروت و ملکوت اور ملک کہلاتے ہیں یہی نبوت و رسالت و ولایت ہے اور یہی شریعت و طریقت و حقیقت ہے۔

⁂

(بحر المعارف
صفحہ نمبر ۳۵۳)

⁂

امام مدبر الامور

تدبیر عالم میں تمام افعال جو مظہران خدا سے ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ سب خدا کی طرف منسوب ہیں مثلاً بندہ کو مارنا

خدا کا کام ہے مگر روح کے قبض کرنے کا کام ملک الموت سے عمل میں آتا ہے۔ درحقیقت قضا جاری ہو کر ولی الامر کو حکم پہونچتا ہے اور ولی الامر ملک الموت کے سپرد کرتا ہے پھر ملک الموت اپنے بے شمار ماتحتین میں سے کسی ایک کو حکم دیتا ہے اور وہ روح قبض کر لیتا ہے مگر کوئی یہ نہیں کہتا کہ فرشتہ نے مارا سب یہی کہتے ہیں کہ خدا نے مارا۔

ایک غیر مسلم سائل نے حضرت امیرالمومنین سے سوال کیا کہ خدا ایک جگہ فرماتا ہے کہ " اللہ یوفی الانفس...... یعنی خدا قبض روح کرتا ہے۔ ایک جگہ فرماتا ہے کہ " یتوفاکم ملک الموت...... یعنی ملک الموت تمہاری روحیں قبض کرتا ہے اور ایک جگہ فرماتا ہے کہ " یتوفھم الملائکۃ..... یعنی فرشتے قبض روح کرتے ہیں ایک اور مقام پر فرماتا ہے کہ توفتہ رسلنا.... یعنی ہمارے رسولوں نے ان کی روح قبض کی۔ آخر اس میں صحیح بات کون سی ہے۔ اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن مجید میں کچھ نقص ہے کہ ایک جگہ کچھ بات لکھی ہے اور دوسری جگہ کچھ اور۔

حضرت نے فرمایا کہ خدائے پاک اس سے بزرگ و برتر ہے کہ ان امور میں خود تصرف فرمائے اور ایسے چھوٹے امور انجام دے۔ اس کے فرشتوں اور رسولوں کا فعل دراصل اسی کا فعل ہے کیونکہ وہ سب اسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں پس اللہ نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان فرشتوں میں سے رسولؑ و سفیر منتخب کرلئے ہیں۔ اور ان ہی کی شان میں فرماتا ہے کہ " اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس " یعنی اللہ فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے اپنے سفیر و رسولؑ منتخب کر لیتا ہے۔"

پس ان روح کے قبض کرنے والے فرشتوں کا فعل ملک الموت کا فعل اور ملک الموت کا فعل خدا کا فعل ہوا۔

(الصافی و الاحتجاج)

خدا جس کے ہاتھ سے چاہتا ہے رزق دیتا ہے، روکتا ہے اور سزا و جزا دیتا ہے۔ اس کے امناء کا فعل اسی کا فعل ہے۔ انہی کے لئے ارشاد فرماتا ہے کہ " وہ نہیں چاہتے جب تک کہ خدا نہ چاہے۔" (وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ)

پس ولی امر کا یہ فرمانا بالکل واجبی ہے کہ " انا الاول (یعنی میں ہی اول مخلوق ہوں) انا الاخر (میں ہی آخر ہوں کیونکہ وجہ اللہ ہوں۔) وانا الظاھر وانا الباطن وانا المحیی وانا الممیت وانا الموت الممیت (یعنی میں ظاہر بھی ہوں اور باطن بھی اور میں ہی مارنے اور جلانے والا ہوں اس لئے کہ ولی امور ہوں) اور ملک الموت کو مارنے والا بھی میں ہی ہوں۔ اسی طرح کے مزید ارشادات جو خطبہ التطنجیہ خطبہ بیانیہ اور خطبہ افتخاریہ وغیرہ میں مذکور ہیں غلو نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے اس لئے کہ یہی مقام خدا کی خلافت مطلقہ کا ہے اور خلیفہ مطلق خدا کے جمیع صفات کمالیہ کا مظہر ہوتا ہے۔ لہذا لازمی ہے کہ ہر امر الہی اسی سے ظاہر ہو اور اس کی ولایت کے تحت صادر ہو اسی لئے دنیا و ما فیہا اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ ید اللہ کہلایا پوری کائنات اس کے پیش نظر ہے اس لئے عین اللہ کہلایا اور حسب ارشاد نبوی لسان اللہ جنب اللہ